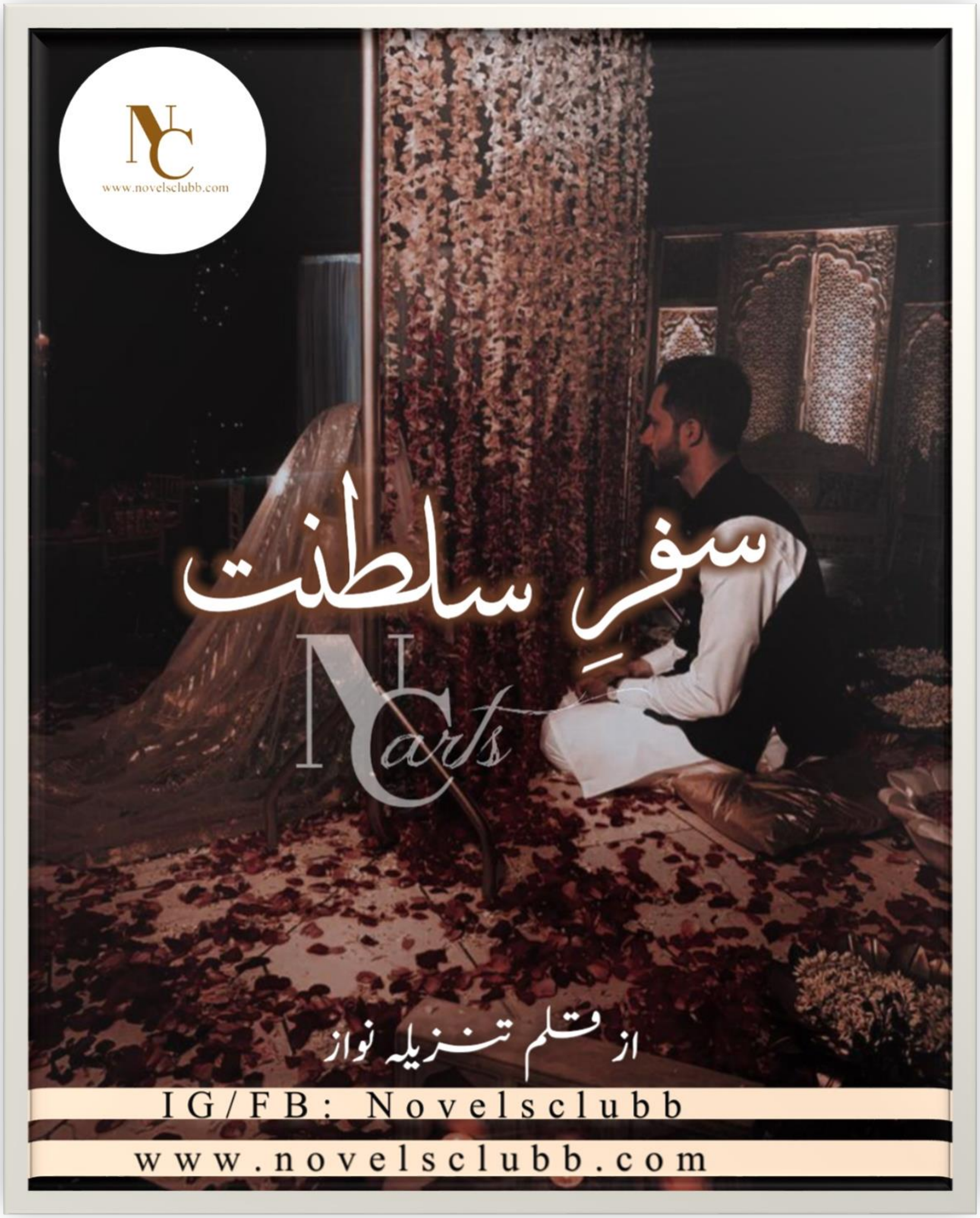
www.novelsclubb.com
سفرِ سلطنت
از قلم تنزیلہ نواز
IG/FB: Novelsclubb
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

سفرِ سلطنت

از قلم

تنزیلہ نواز

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر کیسی ہے میری بیٹی؟

فراز صاحب نے ڈاکٹر کو ایمرجنسی وارڈ سے باہر آتا دیکھا تو فوراً سوال کیا

آپ ان کے کیا لگتے ہیں؟ڈاکٹر نے سوال کیا

وہ میری بیٹی ہیں کیا ہوا ہے اسے؟فراز صاحب نے دوبارہ سوال کیا

وہ ڈیپریشن میں مبتلا ہیں کافی وقت سے

کیا بول رہی ہیں آپ ایسا کیسا ہو سکتا ہے؟فراز صاحب نے حیرانی سے پوچھا

جی ہاں اور آئی کانڈ بلیف کے آپ ان کی حالت سے بے خبر ہیں یہی نہیں ان کے جسم کے ہر حصے پر زخم کے نشان ہے اور کچھ جگہ تو جلی ہوئی بھی ہیں ان کے حالات بہت نازک ہیں ان کی دماغی حالت ان اسٹیبل ہے اسی لیے ہم انھیں آئی سی یو میں رکھیں گے باقی آپ ان کے ہوش میں آنے کے بعد ان سے مل سکتے ہیں

کتنے وقت سے تھیں وہ ڈیپریشن میں؟فراز صاحب نے بے بسی سے پوچھا

میرے خیال سے پانچ مہینے سے یا اس سے زیادہ وقت سے بھی ہو سکتی ہیں لیکن ان کا بہت خیال رکھیے گا کیونکہ اکثر پیشنٹ ڈیپریشن میں خودکشی کر لیتے ہیں بس آپ سب ان کے لیے دعا کریں انھیں آپ کی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے

ڈاکٹر یہ کہہ کر جا چکی تھی

اور فراز صاحب صدمے سے بینچ پر بیٹھے تھے اور شائستہ بیگم بھی عرشیہ کا سہارا لیتے ہوئے بینچ پر بیٹھی تھی اور عرشیہ اپنے ماں باپ کو دیکھ رہی تھی کیسے وہ دونوں ہارے ہوئے ماں باپ کی طرح بیٹھے ہوئے تھے

بابا فراز صاحب جو صدمے سے سر جھکائے بیٹھے تھے عرشیہ کی آواز پر ہوش ہیں آئے

ہاں میرے بچے فراز صاحب نے بہت پیار سے جواب دیا تھا

بابا پریشان نہ ہو ہفی آپی جلدی صحیح ہو جائیں گی پھر ہم انھیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں گے اور انھیں کوئی تکلیف نہیں ہونے دیں گے ہم انھیں بہت پیار کریں گیں اور ان کے ساتھ یہ جس نے بھی کیا ہہ ناہم مل کر اسے اس کے کیے کی سزا دیں گیں اور آپ نے سنا نہ ڈاکٹر نے کیا بولا ہے کہ آپی کو ہماری ضرورت ہے اگر آپ دونوں ہی ہمت ہار گئے تو آپی کو ہمت کون دے گا مجھے پتا ہے آپ دونوں بہت تکلیف میں ہیں لیکن بابا آپ نے کہا تھا نہ اللہ اپنے پسندیدہ بندوں کو آزمائش دیتا ہے اور ماما آپ ہی کہتی ہیں نہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہے یہ بھی خدا کی ایک آزمائش ہے اور تکلیف جتنی زیادہ ہوتی ہے اس کا صلہ اتنا ہی خوبصورت ہوتا ہے اور میرے ماما بابا بہت بہادر اور حوصلے والے ہیں اسی لیے اب رونا نہیں ہے آپ نے۔۔۔ عرشیہ نے شاءستہ بیگم کے آنسو اپنے ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے کہا

آپ دونوں یہی بیٹھیں میں پانی لے کر آتی ہوں اب عرشیہ جا چکی تھی

کتنی بڑی اور سمجھدار ہو گئیں ہیں نہ ہماری بیٹیاں۔۔فراز صاحب نے شاءستہ بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

میں بھی یہی دیکھ رہی ہوں کہ اتنی بڑی کب ہو گئ ہماری بیٹیاں ایک تھی جو اتنی تکلیف میں تھی اور ہمیں کچھ بتایا بھی نہیں اور ایک ہے کہ اپنے اندر کی تکلیف کو چھو پا رہی ہے لیکن یہ دونوں یہ نہیں جانتی کہ ہم ان کی نس نس سے واقف ہیں

****

طیبہ بیگم ہمیں بتائیں کہ فرتاشیہ کہاں گی ئیں۔۔۔دا جی نے طیبہ بیگم سے سوال کیا تھا

دا جی ہمیں نہیں پتا رات تک وہ یہی تھی ہم نہیں جانتے وہ کہاں گئ ہے

احان

جی داجی

کال کرو فرتاشیہ کے نمبر پر

داجی میں نے کی تھی اس کا مباءل فون یہی پڑا ہوا ہے۔۔اس دفعہ براق نے جواب دیا تھا

احان کے مباءل پر بار بار کسی کی کال آرہی تھی

دیکھ لو احان کس کی کال ہے۔

جی داجی۔۔۔داجی کے کہنے پر احان نے کال اٹھائ

اسلام و علیکم بولو مصطفی

وعلیکم السلام احان مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے

جلدی بولو مصطفی کیا ہوا ہے

وہ فرتاشیہ۔۔ مصطفی نے پریشانی سے بولا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

فرتاشیہ کیا مصطفی پوری بات بتاؤ۔۔اب کی بار احان کی آواز اونچی ہوئی تھی

وہ میرا ایک دوست ہے اسماعیل خان جس سے میں تین سال پہلے یونیورسٹی میں ملا تھا وہ ایک سال پہلے میری شادی میں آیا تھا آج وہ فرتاشیہ کے ساتھ میرے گھر آیا تھا فرتاشیہ اسی کے ساتھ ہے اور فرتاشیہ اور وہ میری شادی میں ایک دوسرے سے ملے تھے تب سے وہ ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اور فرتاشیہ اسی کے ساتھ گئی ہے۔۔ مصطفی نے احان کو ساری بات بتا دی تھی

ابھی کہاں گئے ہیں وہ لوگ۔۔احان نے سوال کیا

مجھے نہیں پتا

تیرے پاس اس لڑکے کا نمبر اس کے گھر کا ایڈریس ہے تو مجھے بتا۔۔احان نے دوبارہ سوال کیا

لاہور میں رہتا ہے وہ میں تجھے اس کا نمبر اور ایڈریس دونوں بیجھتا ہوں۔۔ مصطفی نے جواب دیا

ہاں جلدی۔۔ یہ کہہ کر احان نے کال بند کر دی تھی

اب احان داجی براق عالہان اور وارث شاہ (فرتاشیہ کے ابو) لاہور کے لیے نکل چکے تھے

****

اسماعیل خان کیا بکواس کر رہے ہوں تم تمہیں پتا بھی ہے کیا۔۔ داجی کی آواز پورے حال میں گونجی تھی

کیا ہوا ہے داجی۔۔ شہباز خان نے سوال کیا

شہباز خان، اعمر خان اور صائمہ بیگم فوراً لاؤن میں آئے تھے

یہ تو آپ اپنے صاحب زادے سے پوچھے کہ یہ کیا بول رہیں ہیں۔۔دا جی نے شہباز خان کے سوال کا جواب دیا

کیا ہوا ہے اسماعیل کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ۔۔شہباز خان نے سوال کیا

اسماعیل یہ لڑکی کون ہے اور ان نے تمھارا ہاتھ کیوں پکڑا ہے۔۔اس دفعہ صائمہ بیگم نے سوال کیا تھا

ہم بتاتے ہیں آپ کے صاحبزادے نکاح کر چکے ہیں اس لڑکی سے۔۔دا جی نے گرج دار آواز میں کہا تھا

کیا بول رہیں ہیں دا جی اسماعیل کیا یہ سچ ہے۔۔صاءمہ بیگم نے تصدیق چاہی تھی

جی ماما سچ ہے یہ۔۔اسماعیل نے نظریں جھکائے جواب دیا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تم کیسے کر سکتے ہوں ایسا اسماعیل تمہیں ایک دفعہ بھی میری بچی عرش کا خیال نہیں آیا کیا وہ تمہاری مانگ تھی تم نے میری بچی کی زندگی برباد کر دی میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی اسماعیل۔۔۔

لیکن ماما۔۔ابھی اسماعیل کچھ کہتا صاءمہ بیگم جا چکی تھیں

اب فراز صاحب بھی آچکے تھے اور عرشیہ بھی ان کے ساتھ تھی اعمر خان نے انھیں سارا معاملہ بتا دیا تھا کال پر اسی لیے وہ آگ ئے تھے اور شاءستہ بیگم ہسپتال میں تھیں حفصہ خان کے پاس

اسماعیل کون ہے یہ اور یہاں کیا کر رہی ہے۔۔شہباز صاحب نے سوال کیا

بابا ہم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اور اس کے گھر والے اس کا نکاح زبردستی اس کے کزن کے ساتھ کر وا رہے تھے اسی لیے میں اسے بھگا لایا۔۔

اسماعیل تم ہمیں بتا دیتے ہم کوئی حل نکال لیتے۔۔زید خان سارے مسئلے میں پہلی دفعہ بولا تھا

زید خان خان فیملی کا چشم وچراغ سب سے بڑا پوتا تھا جو کہ آج ہی تین سال بعد انگلینڈ سے واپس آیا۔۔

لالا اور کوئی حل نہیں تھا اسی لیے ہم بھاگے۔۔اسماعیل نے جواب دیا

یہ بھی تو حل نہیں ہے نہ اس کے گھر والے اسے ڈھونڈ رہے ہونگے۔۔۔

لالا مجھے اس وقت جو سمجھ آیا میں کر لیا مجھے معاف کر دیں۔۔اسماعیل نے زید کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کوئی اس کی بات سمجھے یا نہ سمجھے اس کا لالا ضرور اسے سمجھے گا

کہاں سے ہیں آپ؟زید نے بہت نرمی سے فرتاشیہ سے سوال کیا تھا کیونکہ وہ زید خان تھا وہ جتنے بھی غصے میں ہو وہ لڑکیوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں بھولتا تھا

پ۔پشاور سے۔۔فرتاشیہ نے ڈرتے ہوئے جواب دیا تھا

کیا آپ کے گھر والے جانتے ہیں کہ آپ لاہور میں ہیں۔۔وہی نرم لہجا استعمال کیا گیا

ن۔ نہیں۔فرتاشیہ نے جواب دیا

ابھی وہ بات کر ہی رہے تھے کہ حویلی کے باہر سے گاڑیوں کے شور کی آواز پر سب آٹھے تھے

اس سے پہلے وہ باہر جاتے دیکھنے کے لیے شاہ فیملی کے مرد اندر داخل ہوئے تھے

اندر آتے ہوئے لوگوں کو دیکھ کر فرتاشیہ اسماعیل کے پیچھے ہوئی تھی

آپ لوگ کون ہیں اور اس طرح سے کسی کے گھر میں کیسے گھس سکتے ہیں۔۔دا.جی نے سوال کیا

یہ آپ اپنے پوتے اسماعیل خان سے پوچھے۔۔احان شاہ نے جواب دیا تھا

زید نے ایک نظر فرتاشیہ کو دیکھا تو اس کے چہرے کا خوف دیکھ کر وہ جان چکا تھا کہ سامنے کھڑے مرد کون تھے

دیکھیے بھائی صاحب یہ میری بیٹی ہے جسے آپکا بیٹا آغوا کر کے لایا ہے ہم اپنی بیٹی کو اپنے ساتھ لے جانے آئے ہیں اسی لیے ہمیں لے جانے دیں اسے۔۔وارث شاہ نے جواب دیا

پہلی بات تو یہ کہ میرا بھائی کسی کو اغوا کر کے نہیں لایا اور دوسری بات یہ کہ آپکی بیٹی اپنی مرضی سے اس کے ساتھ آئی ہے کیونکہ یہ اسے پسند کرتی ہیں۔۔زید نے جیسے وارث شاہ کی بات درست کی

چلو فرتاشیہ میرے ساتھ۔۔وارث شاہ نے فرتاشیہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا اس سے پہلے وہ فرتاشیہ کو اپنے ساتھ لے جاتے اسماعیل خان فرتاشیہ کا ہاتھ پکڑ چکا تھا

اے لڑکے چھوڑو میری بیٹی کا ہاتھ۔۔وارث شاہ نے غصے سے کہا

www.novelsclubb.com

آپ اسے نہیں لے کے جا سکتے۔۔اسماعیل نے جواب دیا

کیوں نہیں لے جا سکتا تم ہوتے کون ہو مجھے روکنے والے ہاں باپ ہوں میں اسکا بیٹی ہے یہ میری۔۔وارث شاہ نے غصے سے کہا

میں اسے روکنے کا پورا حق رکھتا ہوں اگر یہ آپ کی بیٹی ہے تو میری بیوی ہے یہ میرے نکاح میں ہے ہم نے نکاح کر لیا ہے۔۔اسماعیل نے بھی انھی کے انداز میں جواب دیا

ابھی کے ابھی میری بہن کو تالاک دو ہم اسے ساتھ لے کر جائیں گے یہ احان کی مانگ ہے۔۔عالھان نے جواب دیا

دیکھو بیٹا ہم جانتے ہیں مانگ ہے وہ آپکی لیکن اب وہ میرے پوتے کے نکاح میں ہیں ۔۔داجی نے احان سے کہا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

انکل آپ نہیں جانتے مانگ کیا ہوتی ہے بچپن کی مانگ ہے وہ میری وہاں پورا گاؤں میرے نکاح کے انتظار میں بیٹھا ہوا ہے کیا عزت رہ جائے گی جب انھیں پتا چلے گا کہ ان کے سردار کی مانگ کسی اور کی بیوی بن چکی ہے۔۔احان نے آہستہ آواز میں جواب دیا کیونکہ وہ آحان شاہ تھا اسے بڑوں سے بات کرنا اور ان کی عزت کرنا اچھے سے آتا تھا

بیٹا ہم جانتے ہیں آپ کے ساتھ غلط ہوا ہے لیکن ہم بچپن کی مانگ سے اچھے سے واقف ہیں کیونکہ عرشیہ بھی اسماعیل کی بچپن کی مانگ ہے۔۔جہاں شاہ فیملی کے سب مرد داجی کی اس بات پر حیران ہوئے تھے وہی عرشیہ خان کو ایک گہرا صدمہ لگا تھا اس سے پہلے وہ گرتی اس نے دیوار کا سہارا لیا تھا عرشیہ نے آنکھوں میں خالی پن اور آنسو لیے فراز صاحب کی طرف دیکھا تھا جہاں فراز صاحب اس سے آنکھیں نہیں ملا رہے تھے اور فراز صاحب کا نظریں چڑانا اسے اس بات کی گواہی دے چکا تھا کہ جو کچھ داجی بول رہے ہیں وہ سچ ہے

www.novelsclubb.com

تو صحیح ہے مانگ کے بدلے خون یا مانگ کے بدلے مانگ۔۔شاہ نواز صاحب جو پورے معاملے میں خاموش تھے اب بول پڑے تھے

کیا بول رہیں ہیں آپ میری بیٹی ہے وہ کوئی کھلونا نہیں ہے وہ جو ایک نے پھینکا تو دوسرے نے اٹھالیا۔۔فراز صاحب نے فوراغصے سے جواب دیا تھا

فیصلہ آپکا ہے۔۔شاہنواز صاحب نے داجی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

فراز صاحب نے بے بسی سے ایک نظر شاہ نواز صاحب کے چہرے پر ڈالی جہاں صرف سنجیدگی تھی

دیکھو فراز میں جانتا ہوں میں تمہیں بہت بڑی زمہ داری دے رہا ہوں لیکن میرے پوتے، تمھارے بھتیجے کی جان اور اس گھر کی عزت تمھارے ہاتھ میں ہے ۔۔داجی نے فراز صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا

لیکن باباوہ میرا خون ہے میری سگھی بیٹی ہے اسے میں کیسے اپنے دشمنوں کے

حوالے کردو کیا گیرنٹی ہے کہ یہ لوگ اسے نقصان نہیں پہنچائے گیں

ہم دیتے ہیں گیرنٹی کہ آپ کی بچی کو کوئ نقصان نہیں پہنچائے گا اسے شاہ حویلی

میں وہی عزت اتنی ہی رتبہ دیا جائے گا جتنا ہمارے پوتے احان شاہ کو دیا جاتا

ہے۔۔شاہ نواز صاحب نے فراز صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

فراز صاحب نے بے بسی سے اپنے باپ کو دیکھا تھا

ہم آپ سے آپ کی بیٹی کا ہاتھ اپنے پوتے کے لیے مانگتے ہیں کیا آپ دیں گیں اپنی

بیٹی۔۔شاہ نواز صاحب نے پرسکون انداز سے فراز صاحب کی طرف دیکھ کر کہا تھا

جی ہمیں یہ رشتہ منظور ہے۔۔فراز صاحب نے ہارنے والے انداز میں جواب دیا

اب فراز صاحب دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے

www.novelsclubb.com

عرشیہ نے ایک نظر فراز صاحب پر ڈالی تو اسے اپنی تکلیف سے زیادہ اپنے باپ کی حالت پر رونا آیا اسنے آج پہلی دفعہ اپنے باپ کو اتنا بے بس اور تھکا ہوا دیکھا تھا اسے اپنا باپ بلکل اس غریب انسان کی طرح لگ رہا تھا جس سے چور اس کا سب کچھ لوٹ کر اسے زندہ رہنے کے لیے چھوڑ گۓ ہوں۔۔

ہم چاہتے ہیں کہ نکاح آج ہی ہوں کیونکہ آج احان کا نکاح تھا جہاں سے آپ کا پوتا فرتاشیہ کو بھگا لایا تھا اور گاؤں کا ہر انسان جانتا ہے کہ اس کے سردار کا نکاح ہونے والا ہے اسی لیے ہم آج ہی نکاح کریں گے۔۔۔ شاہنواز صاحب نے دا جی کو ساری بات بتائی

www.novelsclubb.com

لیکن رکھستی ہم دو ہفتوں بعد کریں گے جب میری بڑی بیٹی ہسپتال سے گھر آجاۓ گی۔۔ فراز صاحب نے حکم دینے والے انداز میں کہا

جیسا آپ چاہیں۔۔ شاہ نواز صاحب نے بھی ان کی بات کا مان رکھا تھا

****

عرشیہ خان ولد فراز خان آپ کا نکاح احان شاہ ولد آزم شاہ سے دو کروڑ حق مہر سکہ رائج الوقت کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟مولوی صاحب نے عرشیہ خان کی طرف دیکھ کر سوال کیا تھا

جی قبول ہے۔۔ عرشیہ نے جواب دیا

عرشیہ خان کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟۔۔ مولوی صاحب نے دوبارہ سوال کیا

جی قبول ہے۔۔۔

عرشیہ خان کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟مولوی صاحب نے دوبارہ دہرایا

عرشیہ نے درد سے اپنی آنکھیں بند کی تھی عرشیہ کی آنکھوں سے ایک آنسو گرا تھا اب عرشیہ نے ایک گہری سانس لی تھی۔۔۔جی قبول ہے

بچے یہاں ساعن کر دو۔۔۔زید خان نے پین عرشیہ کی طرف کیا تھا

ساعن کرتے وقت اپنے نام کے ساتھ کسی انجان کا نام دیکھ کر عرشیہ کے ہاتھ کانپے تھے اور یہاں فراز صاحب نے عرشیہ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے سہارا دیا تھا(جب نکاح میں ساعن کرتے وقت ہاتھ کانپے تو سمجھ جائیں وہاں کسی کا مان رکھا جا رہا ہے)

پگڑیوں کے اکثر فیصلے

ڈوپٹوں کو سنبھالنے پڑتے ہیں

احان شاہ ولد آزم شاہ آپ کا نکاح عرشیہ خان ولد فراز خان سے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟۔۔مولوی صاحب نے احان شاہ سے سوال کیا

جی قبول ہے۔۔احان خان نے بہت سنجیدگی سے جواب دیا تھا

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟

جی قبول ہے

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟۔۔۔ مولوی صاحب نے یہی سوال دہرایا

جی قبول ہے۔۔احان نے جواب دیا

دعائے خیر کریں۔۔ مولوی صاحب کے کہنے پر اب سب دعا کر رہے تھے

اے اللہ اس انجان سفر میں ہم دونوں کے لیے آسانی فرمانا آمین۔۔احان شاہ نے دعا کی تھی

نکاح مبارک ہو دونوں کو۔۔۔ مولوی صاحب مبارکباد دے کر چلے گئے

نکاح مبارک میرے یار۔۔۔ براق شاہ نے احان سے گلے ملتے ہوئے اسے مبارکباد دی

خیر مبارک۔۔۔احان نے بھی مسکرا کر جواب دیا

ایک ایک کر کے سب نے ان دونوں کو مبارکباد دی تھی

****

چلیں اب ہم چلتے ہیں دو ہفتوں بعد آئیں گے اپنی امانت لینے۔۔۔شاہ نواز صاحب نے داجی کے گلے ملتے ہوئے انہیں الوداع کہا

اب شاہ حویلی کے مرد خان حویلی کے مردوں کو الوداع کہہ رہے تھے

خداحافظ انکل۔۔۔فراز صاحب جو گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے احان شاہ کی آواز پر ہوش میں آئے

ہوں۔۔خداحافظ۔۔۔فراز صاحب نے مسکرا کر جواب دیا

احان شاہ نے فراز صاحب کے پہلے دونوں ہاتھوں کو چوما پھر انھیں آنکھوں سے لگایا

پریشان نہ ہوں آپ۔۔مجھے پتہ ہے آپ کے زہن میں مجھے لے کر لاکھوں خیال آرہے ہیں لیکن آپ مجھ پر یقین کر سکتے ہیں آپ کی بیٹی غلط ہاتھوں میں نہیں آئی ہے عرشیہ کی حفاظت خود سے بھی زیادہ کروں گا۔۔اسے دنیا کی ہر خوشی ملے گی

اس کا خیال خود سے زیادہ رکھوں گا یہ احان شاہ کا وعدہ ہے آپ سے اب اجازت دیں چلتا ہوں۔۔۔

اب سب جا چکے تھے فراز صاحب بھی ہاسپٹل آ چکے تھے اور عرشیہ خان بھی ان کے ساتھ تھی

****

کیا سوچ رہے ہو براق۔۔۔ براق جو لاؤنج میں بیٹھا چاند کو دیکھنے میں گم تھا احان شاہ کی آواز پر اس کی طرف دیکھا

کچھ نہیں یار۔۔۔

براق بچے بھولو مت احان شاہ تمھاری رگ رگ سے واقف ہے اسی لیے آرام سے بتا دو کیا پریشانی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

احان کی اس بات پر براق نے ایک نظر احان کو دیکھا اور مسکرا دیا۔۔۔کیونکہ وہ جانتا تھا کہ براق شاہ کو براق شاہ سے زیادہ احان شاہ جانتا ہے اور وہ اسے کچھ بھی نہیں چھپا سکتا

احان تجھے پتہ ہے وہ آنکھیں بہت عجیب تھیں۔۔۔

کون سی آنکھیں؟ براق کی اس بات پر احان سیدھا ہو کر بیٹھا تھا

یار تجھے پتا ہے میں آج صبح جب لاہور سے واپس آرہا تھا میں نے ایک لڑکی دیکھی ۔۔۔

کیا دیکھی۔۔احان نے سوال کیا کیونکہ اسے یقین نہیں آرہا تھا براق کے الفاظوں پر

یار لڑکی۔۔ براق نے جواب دیا

تو۔۔احان نے سوال کیا

یار اس کی آنکھیں۔۔اس کی آنکھیں بہت خوبصورت تھی ان ہیزل آنکھوں میں بہت خالی پن تھا۔۔۔

احان حیرانی سے براق شاہ کو دیکھ رہا تھا کیونکہ براق شاہ کو اپنی آنکھوں کا کلر تو پتا نہیں تھا اور اس لڑکی کی آنکھوں کو اس نے اتنے غور سے دیکھا تھا

احان وہ آنکھیں تمام امیدوں سے خالی اور تکلیف سے بھری ہوئی تھی۔۔۔۔

اور تجھے کیسے پتا یہ سب۔۔احان نے حیرانگی سے سوال کیا

احان شاہ جو تکلیفیں دل چھوپاتا ہے نہ وہ آنکھوں سے ظاہر ہو جاتی ہیں۔۔ براق نے احان کے سوال کا جواب دیا

خیر پتا نہیں وہ کون تھی اللہ اس کی مشکلات آسان اور تکلیفیں دور کرے مجھے تو نیند آرہی ہے میں بہت تھک گیا ہوں تو بھی آرام کر لے میں چلتا ہوں تو اپنا خیال رکھنا

۔۔۔اب براق شاہ جا چکا تھا

www.novelsclubb.com

احان حیرانی سے براق کو جاتا ہوا دیکھ رہا تھا وہ شخص جو دعاؤں پر یقین نہیں رکھتا جس نے آج تک اپنا بڑے سے بڑا غم سہہ لیا تھا لیکن اپنے لیے کبھی دعا نہیں کی تھی آج وہ کسی ایسی لڑکی کے لیے دعا کر رہا تھا جسے وہ جانتا بھی نہیں تھا یہ بات احان کو بہت عجیب لگی تھی۔۔اب احان بھی اپنے کمرے میں چلا گیا تھا

****
*

وہ اس وقت ہسپتال کے روم میں تھے حفصہ خان بیڈ پر بے ہوش لیٹی ہوئی تھی اور اس کے دونوں ہاتھوں پر ڈریپ لگی ہوئی تھی اور بیڈ کے دونوں طرف صوفے رکھے ہوئے تھے ایک صوفے پر عرشیہ خان سو رہی تھی اور دوسرے صوفے پر فراز صاحب اور شاءستہ بیگم بیٹھے ہوئے تھے

کیا سوچ رہے ہیں فراز؟۔۔۔فراز صاحب جو حفصہ اور عرشیہ کو دیکھ رہے تھے شاءستہ بیگم کی آواز پر ان کی طرف مرے

کچھ نہیں بس یہی سوچ رہا ہوں کہ میری بیٹیوں کو کس بات کی سزا دی ہے قسمت نے میں نے کتنے نازوں سے پالا تھا انھیں کبھی رونے نہیں دیا آج یہ دونوں اتنی ازیت میں ہیں اور میں کچھ نہیں کر پا رہا۔۔فراز صاحب کی آنکھوں میں نمی تھی

بخت ہرا دیتے ہیں ورنہ

بیٹیاں تو سبھی کی لادلی ہوتی ہیں

آپ پریشان نہ ہوں قسمت میں جو کچھ لکھا ہوتا ہے وہ ہو کر ہی رہتا ہے پھر چاہے آپ دنیا کے کسی بھی کونے میں چھپ جائیں۔۔شاءستہ بیگم نے فراز صاحب کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا

لیکن شائستہ کہی نہ کہی میں ہی ان دونوں کا گناہ گار ہوں میں نے حفصہ کا نکاح حمزہ سے یہ سوچ کر کیا تھا کہ وہ میرا اپنا خون ہے وہ میری پھول جیسی بچی کا خیال رکھے گا لیکن اس نے میری بچی کا یہ حال کر دیا کہ وہ اس قدر تکلیف میں مبتلا ہے اور میری دوسری بچی اس کا نکاح میں نے آج ایسے انسان سے کر دیا ہے جس کا مجھے یہ بھی نہیں پتا کہ وہ میری بیٹی کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا بھی یا نہیں۔۔۔میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی بیٹیوں کی خوشیاں تباہ کر دی۔۔شائستہ میں ایک اچھا باپ ثابت نہیں ہوا۔۔میں دنیا والوں کے سامنے جھک گیا میں ایک کم ظرف باپ ہوں ۔۔میں ان کی حفاظت نہ کر سکا۔۔اب فراز صاحب رو رہے تھے کیونکہ ایک باپ کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہوں جب بات اس کی بیٹیوں پر آتی ہے تو وہ بکھر جاتا ہے

فراز اب آپ ایسے ہمت ہار جائیں گے تو ان دونوں کو کون ہمت دے گا اگر آپ بکھر گئے تو انھیں کون سمیٹے گا آپ جانتے ہیں نہ آپ ان کی ہمت ہیں اگر آپ ٹوٹ گئے تو یہ دونوں بکھر جائیں گی اور ہر بیٹی اپنا نصیب لے کر آتی ہے احان اور

حمزہ ان کے نصیب میں لکھے ہوئے تھے ان کا نصیب ان دونوں کے ساتھ ہی تھا ۔۔اور آپ بہت اچھے باپ ہیں آپ کم ظرف باپ نہیں ہیں کیونکہ اگر آپ کم ظرف ہوتے تو خدا آپ کو بیٹیاں کبھی نہ دیتا خدا بیٹیاں تو ظرف والوں کو دیتا ہے ۔۔اور ماں باپ کی آزمائش تو ہمیشہ اولاد کے ذریعے ہی ہوتی ہے۔۔اگر خدا ہماری بچیوں کے زریعے ہمیں آزمائش میں ڈال رہا ہے تو یقین کریں آزمائش جتنی بڑی ہے صلہ اتنا ہی خوبصورت ہوگا اور آپ کو پتا ہے جن باپوں کے لیے مشکل وقت میں سہارے کے لیے بیٹے نہیں ہوتے نہ اس کا سہارا خدا خود بنتا ہے اور جسے خدا تھامتا ہے وہ کبھی گرتا نہیں ہے۔۔

www.novelsclubb.com

فراز صاحب نے ایک نظر شاءستہ بیگم کو دیکھا اور اپنے آنسو صاف کیے اور ہلکا سا مسکرائے کیونکہ ان کا دل اب بہت ہلکا ہو گیا تھا۔۔۔۔

بیشک مشکل میں ایک اچھے ہمسفر کا ساتھ ہونا بھی نعمت سے کم نہیں۔۔

****

وہ ابھی چینیجنگ روم سے باہر نکلا تھا اس نے تری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا جو کہ بلیک کلر کا تھا اور بال جیل سے سیٹ کیے ہوئے تھے وہ نیلی آنکھوں والا، ہلکی داڑھی، کھڑی مغرور ناک، چوڑا سینا، اونچا قد وہ خان حویلی کا سب سے بڑا پوتا تھا خان حویلی کا چشمو چراغ وہ ستائیس سال کا سنجیدہ مرد تھا جو بہت کم مسکراتا تھا وہ خوبصورتی کا ایک جیتا جاگتا شاہکار تھا ایک دنیا مرتی تھی اس پر لڑکیوں کے خوابوں کا شہزادہ تھا وہ لیکن اس کے لیے اگر کچھ ضروری تھا تو وہ تھا اس کا کام۔۔ وہ دنیا کے توپ بزنس مینوں میں آتا تھا

آصف کاڑ نکالو۔۔۔

جی مالک۔۔۔زید خان کی آواز پر آصف نے فوراً گاڑ نکالی

اب وہ لوگ خان انڈسٹری پہنچ گئے تھے

اسلام و علیکم گو د ماڑنگ باس۔۔۔ارشد نے زید خان کو سلام کیا

و علیکم السلام ارشد فایل تیار ہے۔۔زید نے سنجید گی سے سوال کیا

جی بوس تیار ہے۔۔۔بس دس منٹ میں ہم نکلیں گے میٹنگ کے لیے۔۔

گڈ۔۔آپ فایل لے کر میرے آفس میں آءیں میں فایل پہلے خود چیک کروں گا

کیونکہ آپ جانتے ہیں یہ ٹینڈر ہمیں ملنا بہت ضروری ہے۔۔

اوکے سر۔۔ارشد نے بھی سمجھنے والے انداز میں جواب دیا

www.novelsclubb.com

****

کیسا ہے میرا بچا؟۔۔فراز صاحب نے حفصہ کو ہوش میں آتا دیکھا تو سوال کیا

حفصہ نے پہلے شاءستہ بیگم اور فراز صاحب کو اور اس کے بعد عرشیہ کو دیکھا اور مسکرا دی

بلکل ٹھیک ہو۔۔بس تھکان سی محسوس ہو رہی ہے۔۔حفصہ نے بہت پیار سے جواب دیا

اچھا۔۔تو میرا ابچارو کیوں رہا تھا۔۔فراز صاحب نے دوبارہ سوال کیا

وہ بس اتنے دنوں بعد ملی تھی نہ آپ سب سے اسی لیے بس۔۔حفصہ نے نظریں جھکائے ہوئے جواب دیا

وہاں موجود تینوں لوگ حفصہ کی رگ رگ سے واقف تھے وہ جانتے تھے کہ حفصہ جھوٹ بول رہی ہے کیونکہ جب وہ جھوٹ بولتی تھی تو وہ نظریں ملا کر بات نہیں کرتی تھی

www.novelsclubb.com

اب شاءستہ بیگم حفصہ کے پاس بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔میری گڑیا ہمیں ڈاکٹر نے سب بتا دیا ہے تمھاری حالت کے بارے میں۔۔کس نے کیا ہے یہ سب۔۔کیسے ہوا ہے یہ سب ہمیں بتاؤ۔۔شاءستہ بیگم نے حفصہ کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بہت پیار سے کہا تھا

مما۔۔میں نے بہت کوشش کی نبھانے کی۔۔اب حفصہ شاءستہ بیگم کے گلے کر رو رہی تھی اور شاءستہ بیگم نے اسے خاموش نہیں کروایا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ کتنے آنسو اپنے اندر چھوپائے بیٹھی تھی

مما میری کوئ غلطی نہیں تھی۔۔وہ مسلسل رو رہی تھی

کس نے کیا ہے یہ سب مجھے بتاؤ میرے بچے۔۔ تمھارا باپ اس کے ہاتھ خود توڑے گا۔۔فراز صاحب نے حفصہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

اب حفصہ نے اپنے ساتھ ہوئ ہر زیادتی بیان کردی تھی

مما بابا یقین کریں میرا میں نے بہت کوشش کی اس رشتے کو بچانے کی لیکن میں ناکامیاب رہی میں صبر نہ کر سکی بابا میں ہار گئ بابا میں ہار گئ۔۔اب حفصہ دونوں ہاتھ منہ پر رکھے رو رہی تھی جب شاءستہ بیگم نے اسے گلے سے لگایا

آپ کو پتا ہے ماما میں نے تین سال صبر کیا میں نے بہت دعائیں کی کہ حمزہ میرے ساتھ صحیح ہو جائے لیکن کل رات کو میں آخری دفعہ اس کے لیے دوئ تھی کیونکہ وہ میری آخری کوشش تھی۔اور تب تک مجھے پتہ چل چکا تھا کہ کسی سے زبردستی توجہ اور محبت نہیں مانگی جا سکتی۔۔مجھے لگتا تھا میں اسے سمجھا رہی ہوں اسے منا لوں گی لیکن میں تو اسے مسلسل پریشان کر رہی تھی۔۔اسی لیے میرا صبر ختم ہو گیا تھا ۔۔ماما میں نے کسی کے ساتھ غلط نہیں کیا تھا۔۔تو میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا ۔۔میری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوئ۔۔اب وہ رو رہی تھی۔۔

میرے بچے تم نے کچھ غلط نہیں کیا اور تین سال جہنم سے بھی بدتر جگہ پر ایک جانور کے ساتھ رہنا تمھارے صبر کی انتہا ہے۔۔تم رونا بند کرو۔۔رونا تو اس جاہل انسان کو چاہیے اور میرے بچے تم میں بہت صبر ہے۔۔اسے اس کے کیے کی سزا تمھارا باپ دے گا۔۔جب تک تمھارا باپ زندہ ہے اپنے بچوں کے ساتھ زیادتی نہیں

www.novelsclubb.com

ہونے دے گا۔۔ تم جلدی سے سہی ہو جاؤ پھر ہم اپنے گھر چلتے ہیں۔۔ اب فراز صاحب نے حفصہ کو خود سے الگ کیا تھا اور اس کے آنسو صاف کیے تھے

ارے آپی اتنا تو نہ روءیں کچھ آنسو اپنی بہن کی رخصتی کے لیے بھی رکھ لیں ۔۔ عرشیہ نے حالات کو خراب ہوتے دیکھا تو فوراً بول پڑی۔

بابا۔۔۔ حفصہ نے ایک الجھی ہوئی نظر سے فراز صاحب کو دیکھا۔۔

میں بتاتا ہوں۔۔ فراز صاحب نے حفصہ کو سارا واقعہ بتا دیا

ارے میری جان نکاح مبارک ہو تمہیں۔۔ اللہ اس فیصلے کو تمہارے لیے بہتر ثابت کرے اور تمہیں دنیا کی ہر خوشی ملے آمین۔۔ حفصہ نے عرشیہ کو گلے سے لگاتے ہوئے اسے مبارکباد دی۔۔

آمین۔۔ فراز صاحب اور شاءستہ بیگم نے بھی بے ساختہ کہا تھا

****

یہ منظر ہے ایک آفس کا جہاں ٹیبل کے ایک طرف زید خان بیٹھا تھا اور اس کے سامنے میر خانزادہ بیٹھا تھا (زید خان کا دشمن اور کمپیٹیٹر) اور ساتھ والی کرسیوں پر باقی کے برنس مین بیٹھے ہوئے تھے اور بیچ والی کرسی پر احتشام یوسفزئی بیٹھے ہوئے تھے جنھوں نے میٹنگ رکھی ہوئی تھی کیونکہ وہ اپنا ٹینڈر بیچنا چاہتے تھے۔۔اس وقت یہ سب ایس کے انڈسٹری میں تھے جو کے دنیا کی توپ انڈسٹری تھی

تو چلیں شروع کرتے ہیں۔۔اس ٹینڈر کی قیمت ہے دو لاکھ۔۔احتشام یوسفزئی کی آواز کمرے میں گونجی

تین لاکھ۔۔مارش صاحب نے سب سے پہلے جواب دیا جو کہ کینڈا کے مشہور برنس مین تھے

چھ لاکھ۔۔ہارون صاحب نے جواب دیا جو کہ سودیا کے مشہور برنس مین تھے

دس لاکھ۔۔اب میر خانزادہ نے جواب دیا تھا

بارہ لاکھ۔۔ہارون صاحب نے میر صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

بیس لاکھ۔۔ایک دفعہ دوبارہ میر صاحب کی آواز گونجی تھی۔۔

زید خان نے لمبی سانس خارج کی۔۔۔

میر خانزادہ نے ایک نظر زید خان کی طرف دیکھا جو بہت پر سکون نظر آرہا تھا ۔۔اور زید خان کا پر سکون ہونا طوفان کے آنے کی علامت تھی

زید خان کیا ہوا۔۔آج اتنے خاموش کیوں ہو۔۔آووواب سمجھ آیا۔۔اوقات نہیں ہے نہ زید خان کی کہ وہ اتنا بڑا ٹینڈر خرید سکے۔۔۔میر خانزادہ یہ کہتے ہوئے تنزیا مسکرایا تھا۔۔

لیکن وہ بھول گیا تھا سامنے بیٹھا شخص کوئی معمولی انسان نہیں تھا۔۔۔وہ زید خان تھا جس کے ساتھ کام کرنے کو دنیا مرتی ہے۔۔

چالیس لاکھ۔۔۔

ابھی میر خانزادہ مسکرا ہی رہا تھا کہ کانوں میں پڑنے والی زید خان کی آواز نے اس کی مسکراہٹ چھین لی تھی۔۔میر نے حیران نظروں سے زید خان کو دیکھا جو کہ اب ببل کھا رہا تھا۔۔

جی تو کوئی ہے جو چالیس لاکھ سے آگے جا سکتا ہے۔۔احتشام یوسفزئی نے اونچی آواز سے کہا

سب خاموش ہو چکے تھے۔

اس خاموشی سے ظاہر ہوا کہ زید خان کے مقابل کوئی نہیں آسکتا تو یہ ٹینڈر زید خان کا ہوا۔۔۔مبارک ہو زید خان۔۔احتشام صاحب نے زید خان کو مبارکباد پیش کی۔۔اب باقی سب بھی زید خان کو مبارکباد پیش کر رہے تھے۔۔

اب زید خان میر خانزادہ کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔۔میر خانزادہ تم نے مجھ سے میری اوقات پوچھی تھی نہ تو سنو زید خان کی اتنی اوقات ہے کہ یہ تم جیسے سو خرید سکتا ہے۔۔اور آئندہ میرے راستے میں آئے تو ٹانگیں توڑ دونگا اور اپنی اس غلیظ زبان سے میرا نام لیا تو زبان کاٹ دونگا۔۔یہ میری پہلی وارننگ ہے اور یہ بات تم بھی اچھے سے جانتے ہو میری پہلی وارننگ ہی میری لاسٹ وارننگ ہوتی ہے۔۔یہ کہہ کر زید خان جا چکا تھا

میر وہاں کھڑے زید خان کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔اب اسے عادت ہو چکی تھی کیونکہ آج یہ پہلی بار نہیں ہوا تھا جب زید خان اس سے بازی لے گیا تھا۔۔اس سے پہلے بھی کئی دفعہ ہوا تھا ایسا۔۔جب بھی زید خان کسی پروجیکٹ میں آتا تھا وہ پروجیکٹ شروع ہونے سے پہلے ہی زید خان کی ملکیت بن چکا ہوتا تھا۔۔اور آج بھی ایسا ہی ہوا تھا۔۔آج بھی میر زید خان کے مقابل کھڑا ہوا تھا اور زید خان ہمیشہ کی طرح آج بھی جیت گیا تھا کیونکہ جیتنا زید خان کی فطرت میں تھا اور ہارتا وہ کبھی

www.novelsclubb.com

تھا نہیں۔۔وہ خاموش اور پر سکون دکھنے والا برنس مین آندھی سے بھی زیادہ خطرناک تھا۔۔

****

*

کہاں جا رہے ہوں احان۔۔عالہان شاہ نے سوال کیا

ہاں۔۔وہ میں جرگے میں جا رہا تھا۔۔۔کیوں کچھ کام تھا کیا۔۔

نہیں دیہان سے جانا۔۔براق کو ساتھ لے جاؤ۔۔عالہان نے فکرمندی والے انداز میں کہا

اسلام و علیکم نوجوانوں کیسے ہو۔۔۔ابھی وہ بات کر ہی رہے تھے کہ۔براق کی آواز ان کے کانوں میں گونجی

آ گئی آفت۔۔احان نے براق کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو کہا

وعلیکم السلام چھوٹے شاہ یہ نوجوان تو بلکل ٹھیک ہیں۔۔آپ اپنا بتائیں۔۔عالہان نے اسی کے انداز میں جواب دیا

ارے مجھے کیا ہونا ہے۔۔براق شاہ ہمیشہ ہی ٹھیک اور خوش رہتا ہے۔۔براق نے کندھے آچکا کر کہا

اچھا۔۔براق احان جرگے میں جا رہا ہے۔۔تم بھی اس کے ساتھ چلے جاؤ۔۔

ارے عالہان لالا آپ فکر نہ کریں۔۔میں احان کے۔ساتھ جانے کے لیے ہی آیا ہوں اور مجھے پتا ہے ہم وہاں کیوں جا رہے ہیں۔۔آپ ٹینشن نہ لیں یہ شاہ آپ کے احان کی حفاظت کرے گا۔۔اب ہم چلتے ہیں۔۔خدا حافظ

اب احان اور براق جا چکے تھے۔۔

اور عالہان بھی گاؤں کی طرف روانہ ہو چکا تھا

www.novelsclubb.com

****

**

اسلام و علیکم چاچو اور چاچی.. زید خان نے گھر میں داخل ہوتے ہی سلام کیا اور ان کے ہاتھ پہلے چومے اور پھر آنکھوں سے لگائے

ارے و علیکم السلام میرے بیٹے کیسے ہو تم۔۔ فراز صاحب نے زید کو گلے لگاتے ہوئے جواب دیا۔۔

میں ٹھیک ہوا الحمدللہ سے۔۔۔ زید نے بھی پیار سے جواب دیا

کہاں ہیں میری شہزادیاں۔۔ اور حفصہ کہاں ہے۔۔ مجھے آج ہی پتا چلا ہے وہ ڈسچارج ہو گئی ہے۔۔ کیا ہوا تھا اسے۔۔ زید نے فکرمندی سے پوچھا

وہ دونوں اپنے کمرے میں ہیں۔۔۔ شاءستہ بیگم نے جواب دیا

کیا ہوا ہے حفصہ کو وہ ہسپتال میں کیوں تھی۔۔پرسو میں انگلینڈ سے واپس آیا تھا لیکن وہ گھر پر نہیں تھی۔۔حمزہ۔سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ آپ لوگوں سے ملنے آئی ہے کیونکہ اسے آپ لوگوں کی یاد آرہی تھی۔۔میں آ ہی رہا تھا حفصہ سے ملنے لیکن پھر اسماعیل والا مسئلہ ہو گیا اس کے بعد یاد ہی نہیں رہا..ابھی فری ہوا ہوں تو آگیا ہوں۔۔

ہاں وہ اس کی طبیعت خراب ہو گئی تھی اسی لیے ہسپتال جانا پڑا باقی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔شاءستہ بیگم نے نظریں چوراتے ہوئے کہا

چاچی کیا ہوا ہے۔۔کوئی مسئلہ ہے تو مجھے بتائیں۔۔زید نے سنجیدگی سے سوال کیا

نہیں میرے بیٹے ایسا کچھ نہیں ہے سب ٹھیک ہے۔۔

میرا دل کہہ رہا ہے آپ دونوں کچھ چھپا رہے ہیں مجھ سے کیا۔ہوا ہے مجھے بتائیں ۔۔۔زید اب فراز صاحب کے پاس آکر بیٹھا تھا

فراز صاحب نے زید کو سارا معاملہ بتایا۔۔

چاچا اتنی بڑی بات آپ لوگوں نے مجھے کیوں نہیں بتائ۔۔

بیٹا اس نے ہمیں بھی نہیں بتایا۔۔وہ تو ڈاکٹر نے بتایا ہمیں۔۔فراز صاحب نے دکھ بھرے لہجے میں کہا

آپ لوگوں نے دا جی لوگوں کو بتایا؟زید نے سوال کیا

نہیں بیٹا مجھے تو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آرہا۔۔میں کیا کروں۔۔کیا کہوں میں ان سے۔۔میری بیٹیاں جنھیں میں نے اتنے نازو سے پالا تھا آج میں ان کے لیے کچھ نہیں کر پارہا۔۔میں ایک بے بس باپ ہو گیا ہوں۔۔فراز صاحب نے اپنا سر دونوں ہاتھوں سے تھامتے ہوئے کہا۔۔

آپ کوئ بے بس نہیں ہے۔۔آپ نے ہمیشہ ان دونوں کی ہر خواہش پوری کی ہے ان کی ہمیشہ حفاظت کی ہے۔۔آپ اکیلے نہیں ہیں۔۔آپ کا بیٹا ہے نہ آپ کے

ساتھ۔۔۔حفصہ میری بہن ہے اور زید خان اپنی بہن کے ساتھ ہوئے ہر ظلم کا پورا پورا حساب لے گا۔۔ جتنی ازیت اس نے میری بہن کو دی ہے زید خان اس سے زیادہ ازیت دے گا حمزہ کو۔۔یہ۔معاملہ میں خود سمبھال لوں گا۔۔آپ۔ فکر نہ کریں میں ہوں نہ سب صیحح کر دوں گا۔۔ابھی میں حفصہ سے مل لوں اس کے بعد ہم چلیں گے خان حویلی۔۔میں آتا ہوں۔۔زید خان یہ کہتے ہوئے حفصہ سے ملنے چلا گیا تھا

فراز صاحب زید کو جاتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔۔فراز صاحب کو بلاشبہ خدا نے بیٹے سے نہیں نوازا تھا۔۔لیکن زید خان جیسے بھتیجے سے نوازا تھا جو کہ فراز صاحبِ سے اپنے باپ سے بھی زیادہ پیار کرتا تھا۔۔اور فراز صاحب جانتے تھے کہ زید خان نے کہا ہے کہ وہ یہ معاملہ سمبھال لے گا تو وہ سمبھال لے گا۔۔زید خان اپنی باتوں کا بہت پکا تھا

www.novelsclubb.com

اسلام و علیکم گڑیا۔۔ حفصہ خان گم سم سی بیٹھی ہوئی تھی زید کی آواز پر سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا

وعلیکم السلام لالا کیسے ہیں آپ۔۔ حفصہ فوراًا اٹھی اور زید کے گلے لگی

میں ٹھیک یہ بتاؤ میری گڑیا کیسی ہے۔۔ زید نے حفصہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

میں ٹھیک آپ کب آئے۔۔

میں بس پرسوں آیا تھا۔۔ زید نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔ وہ ستائیس سالا مرد بہت سنجیدہ تھا۔۔ وہ کامیاب بزنس مین دنیا والوں کے لیے سخت تھا۔۔ لیکن اپنی بہنوں کے لیے زید خان کا لہجہ ہمیشہ موم جیسا نرم ہوتا تھا

بس ایک سیکنڈ لگا تھا۔۔ اور حفصہ زید سے لپٹ کر بچوں کی طرح رو رہی تھی

۔۔ بچپن سے ہی زید حفصہ کے بہت قریب تھا۔۔۔ اگر زید خان حفصہ کو اپنی

www.novelsclubb.com

چھوٹی بہن مانتا تھا تو حفصہ بھی زید کو اپنے سگھے بھائی سے بھی زیادہ مانتی تھی۔۔خان حویلی کے مردوں میں سے حفصہ سب سے زیادہ قریب زید خان کے تھی۔۔اسے زید کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی زید حفصہ سے بخوبی واقف تھا۔۔کیونکہ دونوں بچپن سے ہی ساتھ تھے۔۔۔

لالا میں ٹھیک نہیں ہوں۔۔لالا میں بہت تکلیف میں ہوں۔۔بہت تکلیف ہو رہی ہے۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا میں کیا کروں۔۔لالا میرے اندر سب ختم ہو رہا ہے ۔۔اب وہ ہچکیاں لے کر رو رہی تھی

گڑیا تمھارا لالا واپس آ گیا نہ سب صحیح کر دے گا۔۔زید نے حفصہ کو خود سے الگ کرتے ہوئے نرم لہجے سے کہا

ادھر آؤ یہاں بیٹھو اور مجھے بتاؤ کیوں کیا حمزہ نے ایسا۔۔زید نے حفصہ کو صوفے پر بیٹھاتے اور آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا

لالا حمزہ کو کوئی اور پسند ہے۔۔حفصہ نے آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو بیدردی سے صاف کرتے ہوئے کہا

کون پسند ہے اور کب بتایا اس نے تمھیں۔۔زید نے سوال کیا

مجھے نہیں معلوم وہ کون ہے۔۔شادی کے دو دن بعد بتایا تھا۔۔۔حفصہ نے جواب دیا

کب سے وہ جانور تم پر ظلم کر رہا ہے۔۔زید نے دوبارہ سوال کیا

لالا ماما بابا کو مت بتایئے گا انھیں تکلیف ہو گی۔۔شادی کی پہلی رات سے۔۔جواب دیتے ہوئے حفصہ نہ چاہتے ہوئے بھی رو پڑی تھی

گڑیا کیسے برداشت کر لیا تم نے ایک دفعہ بتا دیتی اپنے لالا کو۔۔زید نے حفصہ کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

لالا میں خاموش رہی مجھے لگا وہ بدل جائے گا لیکن وہ نہیں بدلا وہ اور ظالم ہوتا گیا

۔۔لالا آپ کو پتا ہے میں نے تہجد میں دعائیں کی تھی کہ حمزہ میرے ساتھ صحیح ہو جائے۔۔میرا نصیب بدل جائے لیکن ایسا نہیں ہوا میری دعائیں قبول نہیں ہوئی میں بدنصیب ہو لالا۔۔میں جب پیدا ہوئے تھی میرے پیدا ہونے کے بعد میری ماما گزر گئی۔۔جب میں حمزہ کی زندگی میں گئی میں نے اس سے اس کی محبت چھین لی ۔۔مجھے مر جانا چاہیے۔۔حفصہ دونوں ہاتھ منہ پر رکھے رو رہی تھی زید نے اسے سینے سے لگایا تھا۔۔کیونکہ وہ حفصہ کا درد محسوس کر سکتا تھا

میری گڑیا تم بدنصیب نہیں ہوں۔۔چاچی کی زندگی اتنی ہی تھی یہ اللہ کے فیصلے ہوتے ہیں ہم چاہے جتنی بھی کوشش کر لیں جتنی بھی دعائیں کر لے ہم کسی کو موت سے نہیں بچا سکتے۔۔موت تو بر وقت ہوتی ہے۔۔سب کو آتی ہے۔۔ہر انسان اتنا ہی جیتا ہے۔جتنا اس کے رب نے اس کے حصے میں لکھا ہوتا ہے اسی لیے کوئی کسی کی موت کا زمہ دار نہیں ہوتا۔۔اور جہاں تک بات ہے حمزہ کی تو تم نے

www.novelsclubb.com

کسی کی محبت نہیں چھینی تمھیں نہیں پتا تھا کہ وہ کسی سے محبت کرتا ہے۔۔اور کس نے کہا تمھاری دعائیں قبول نہیں ہوئی۔۔خدا کے گھر میں دیر ہے اندھیر نہیں تمھارا خدا جانتا ہے کہ تم کتنی آزیت میں ہوں وہ تمھیں دیکھ بھی رہا ہے اور سن بھی رہا ہے۔۔دعاءیں لیت قبول ضرور ہو سکتی ہیں لیکن وہ اپنے۔بنروں کی دعائیں رد نہیں کرتا۔۔وہ تو کسی بے زبان کو بھی تکلیف میں اکیلا نہیں چھوڑتا تو تم نے کیسے سوچ لیا وہ تمھیں اکیلا چھوڑے گا۔۔وہ آزمائش بھی اسے دیتا ہے جسے وہ پسند کرتا ہے یاد رکھوا گر خدا نے تمھیں آزمائش دی ہے تو اس سے پہلے اس آزمائش سے نکلنے کا وسیلہ بھی بنایا ہے جو وہ وقت آنے پر تمھیں دکھائے گا۔۔تم ناامید نہ ہو تم تو میری سب سے بہادر گڑیا ہو نہ۔۔زید نے اسے خود سے الگ کرتے ہوئے پیار سے کہا

لالا میں اور برداشت نہیں کر سکتی۔۔لالا میں واپس نہیں جانا چاہتی اس کے پاس ۔۔لیکن میں یہ بھی جانتی ہو مجھے واپس وہی جانا ہو گا اگر میں نہ گی تو مجھے مرنا ہو گا

کیونکہ یہ خان حویلی کی روایت ہے۔۔حفصہ کی آواز میں تکلیف اور بے بسی واضح تھی

کوئی روایت نہیں ہے۔۔اور کوئی ضرورت نہیں ہے تمھیں اس کے پاس واپس جانے کی۔۔اور جب تک زید خان زندہ ہے اس کی گڑیا کو کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا ۔۔جو تمھارا فیصلہ ہو گا وہ خان حویلی کو قبول کرنا ہو گا اور اگر نہ کیا تو زید خان قبول کروانا جانتا ہے۔۔تم وقت لو اور آرام سے فیصلہ کرو۔۔عرشیہ کی شادی کے بعد تم مجھے اپنا فیصلہ بتا دینا ڈرنہ نہیں کسی سے بھی تمھارا لالا تمھارے ساتھ ہے۔۔۔زید نے پیار سے کہا

www.novelsclubb.com

ہمم۔۔حفضہ نے بھی مطمئین ہو کر جواب دیا

اب مسکرا دو گڑیا ہمیں عرشیہ کی شادی کی شاپنگ پر بھی جانا ہے۔۔

حفضہ بھی مسکرا دی۔۔کیونکہ وہ جانتی تھی کہ زید خان اس کے ساتھ ہے اور زید خان کے ہوتے ہوئے اس کے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں کر سکتا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

****

***

شام کے چار بج رہے تھے۔۔وہ اس وقت آفس سے واپس آرہی تھی۔۔وہ ابھی کار ڈراعف کر رہی تھی کہ اچانک ایک گاڑی اس کی کار کے سامنے آکر رکی۔۔

اب وہ کار سے اتری تھی۔۔آسمانی کلر کی شورت کمیز پہنے جس کے نیچے کھلی پینٹ پہنی ہوئ تھی گلے میں واءت کلر کا اسٹولر مفلر کی طرح پہنا ہوا تھا۔۔وہ سلور آنکھوں والی برابر کٹ سفید رنگت سنجیدگی سے بھرپور وہ خوبصورتی میں اپنی مثال خود تھی۔۔

اسلام وعلیکم حوریہ شاہ کیسی ہو۔۔زبیر ملک نے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا

زبیر ملک اپنی گاڑی میرے راستے سے ہٹاؤ۔۔حوریہ نے سنجیدگی سے کہا

ارے اتنی جلدی بھی کیا ہے اپنا کچھ وقت ہمیں بھی دے دیں۔۔زبیر حوریہ کے نزدیک آتے ہوئے بولا

لگتا ہے براق لالا کی مار بھول گئے ہیں آپ۔۔حوریہ نے دل جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

تمھارے اس لالا کو تو میں ایسا سبق سکھاؤں گا نہ کہ اس کی سات نسلیں یاد رکھیں گی۔۔اور بھولو مت تم اکیلی ہو اس وقت ملک جو چاہے کر سکتا ہے تمھارے ساتھ۔۔۔زبیر نے ایک معنی خیز مسکراہٹ دیتے ہوئے کہا

ملک ہم آخری دفعہ وارنگ دے رہے ہیں آیندہ ہمارے راستے میں مت آنا ورنہ آپ احان اور براق لالا کو اچھے سے جانتے ہیں۔۔حوریہ نے وارنگ دینے والے انداز میں کہا

یہ کہہ کر ابھی حوریہ پلٹی تھی کہ اسے اپنی کلائی پر کسی کی سخت گرفت محسوس ہوئی

چٹاخ۔۔ حوریہ نے زوردار تھپڑ زبیر ملک کے چہرے پر مارا

ملک۔ بھولو مت ہم کون ہوں آیندہ ایسی حرکت کی نہ تو اپنی گن کی چھ کے چھ گولیاں تمھارے سینے میں اتار دیں گے۔۔ حوریہ سرد لہجے میں کہتی ہوئی وہاں سے اپنی کاڑ میں بیٹھی تھی اور کاڑ اڑا کر لے گئی تھی

وہ کوئی عام لڑکی نہیں تھی وہ حوریہ شاہ تھی۔۔اپنے گھر کی ضدی لڑکی ۔۔۔بہادری اس کے خون میں تھی۔۔ غصہ اسے وراست میں ملا تھا۔۔ پاکستان کی ٹوپ ریپوڑتر۔۔

زبیر ملک حوریہ کی کاڑ کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا

آآآآہھہ زبیز نے زوردار چیخ ماری تھی۔۔ حوریہ شاہ تم سے میں اس تھپڑ کا بدلا ضرور لوں گا۔۔ تمھیں بہت مہنگا پڑے گا یہ تھپڑ۔۔ تمھیں اور شاہ خاندان کو برباد نہ کر دیا تو میرا نام بھی زبیر ملک نہیں۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

****

www.novelsclubb.com